گلشن تاج الشریعہ کا مہکتا پھول

حضرت مفتی شعیب رضا نعیمی علیہ الرحمۃ

از۔شمشاد احمد مصباحی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو یوپی۔

خاک ہوکر عشق میں آرام سے سونا ملا　　　جان کی اِکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

حضرت مفتی شعیب رضا نعیمی قادری علیہ الرحمۃ جماعت اہل سنت کے ابھرتے ہوئے متحرک وفعال عالم دین، متوازن فکر رکھنے والے اسلامی اسکالر، فقہی جزئیات پر گہری نظر رکھنے والے روشن فکر مفتی، بلحاظ موقع محل سنجیدہ خطاب کرنے والے ایک قادرالکلام خطیب، عربی زبان وادب پر قدرت رکھنے والے ایک ماہر انشاء پرداز وادیب اور بد مذہبوں سے بحث ومباحثہ کے دوران اپنی حاضر دماغی اور مضبوط گرفت سے جلد مات دینے والے بے باک متکلم تھے، آپ کی پیدائش ۲۷/اکتوبر ۱۹۷۴ء کو گاؤں دودھلہ پوسٹ دودھلی، تھانہ کرت پور، تحصیل نجیب آباد، ضلع بجنور میں ہوئی. پرائمری تعلیم درجہ آٹھ تک گجرولہ نجیب آباد میں ہوئی پھر تحصیل دھام پور بجنور میں عربی فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں، اسکے بعد بھوج پور ضلع مراداآباد آگئے اور جامعہ فاروقیہ عزیزالعلوم اور جامعہ قادریہ بشیرالعلوم بھوجپور میں بالترتیب ثالثہ رابعہ تک تعلیم حاصل کی۔متوسطات کے بعد عالمیت، فضیلت کی پوری تعلیم جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں حاصل کی اور اس وقت جامعہ نعیمیہ میں بڑے بڑے ماہرین فن، علماء وفضلاء درس دے رہے تھے اور اسکا معیار تعلیم بہت بلند تھا اسی ماحول میں حضرت مفتی شعیب رضا نعیمی نے مشاہیر علمائے کرام واساتذۂ فن سے کئی سالوں تک علوم اسلامیہ اور کتب متداولہ کا درس لیا اور ۱۹۹۴ء میں درجہ فضیلت سے اعلیٰ نمبروں کے ساتھ فراغت حاصل کی اور دستار وسند فضیلت سے نوازے گئے، جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے فراغت کے بعد عربی زبان وادب میں مہارت اور عصری تعلیم کے لئے مرکز الثقافۃ السنیۃ کیرالا، جامعہ نظام الدین اولیاء دہلی، مسلم یونیورسیٹی علیگڑھ بھی گئے اور ان اداروں سے بھی اپنی علمی پیاس بجھائی۔ بلکہ مسلم یونیورسیٹی علیگڑھ سے ۲۰۰۰ء میں فرسٹ پوزیشن سے Master of Theology (فاضل طبعیات) کی ڈگری حاصل کی۔

دوران تعلیم یوپی بورڈ سے مولوی، عالم، فاضل اور جامعہ اردو علیگڑھ سے ادیب، ادیب ماہر، ادیب کامل کے امتحانات بھی دیتے رہے اور اکثر امتحانوں میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی، مدرسہ عالیہ رامپور سے بھی کچھ اہم گورمنٹی سندیں حاصل کیں۔ جب زبان وبیان اور علم واستدلال کے ہتھیار سے ہر طرح لیس ہوگئے تو قوم وملت اور مسلک ومذہب کی اعلی خدمت کے لئے میدان عمل میں قدم رکھدیا اور اپنے علم وحکمت، ذہانت وفطانت، درس وتدریس، وعظ وتبلیغ اور تحریر وخطابت سے جلد ہی ملک بھر میں مشہور ہوگئے اور پھر اس وقت انکی زندگی میں چار چاند لگ گیا جب حضور تاج الشریعہ جیسی عظیم علمی وروحانی شخصیت کے داماد ہوگئے، پھر اپنی علمی قابلیت کے اور حضور تاج الشریعہ کے فیض وکرم اور انکی پاکیزہ نسبت کی بنیاد پر ملک وبیرون ملک میں ہر طرف عزت وقار اور قدر ومنزلت کیساتھ مدعو کئے جانے لگے اور اکناف عالم میں کامیابی کے جھنڈے گاڑنے لگے۔ یورپ، افریقہ، ایشیا کے بہت سے ممالک میں حضور تاج الشریعہ کے ساتھ بھی گئے اور تنہا جانے کا بھی بار بار موقع ملا، اور چونکہ آپ حضور تاج الشریعہ کے خلیفہ ومجاز بھی تھے اس لئے بیعت وارشاد اور

وعظ وتبلیغ کی غرض سے جرمنی، ساؤتھ افریقہ، ملاوی، زمبابوے، سوازی لینڈ، سعودیہ عربیہ پاکستان وغیرہ ممالک کا بار بار سفر کیا جیسا کہ آپ کے پاسپورٹ پر لگے اسٹمپ سے ظاہر ہے .آپ جہاں گئے، جہاں رہے دین وسنیت کی خدمت کرتے رہے، حرص وہوس، دنیاوی طمع سے خالی ہوکر اخلاص کے ساتھ مسلک اعلحضر ت کی ترویج واشاعت میں مشغول رہے مسلک اعلحضر ت کی خدمت ہی آپ کی زندگی کا نصب العین تھا اور اسکے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا سد باب زندگی کا مطمح نظر، چونکہ اس مسلک مہذب سے آپکو ایسا والہانہ عشق تھا کہ اس کے خلاف ایک لفظ بھی سننا گوارہ نہ تھا، اور شاید اسی لئے زندگی کے آخری ایام تک اعلحضر ت کے ذکر جمیل میں رطب اللسان رہے، شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کے ایک عظیم رکن بھی تھے اور سیمینار کو کامیاب وکامران بنانے میں حتی الوسع کوشش کر تے بلکہ پابندی سے ہر سال سیمینار میں شریک ہوکر اپنی شرعی رائے سے مجلس مذاکرہ کوشادکام فرماتے۔ اللہ رب العزۃ نے آپ کو بہت سی خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا، آپ طبعی طور پر متین اور سنجیدہ تھے، بحث ومباحثہ اور گفتگو کے دوران بھی متانت وسنجیدگی کا دامن نہ چھوڑ تے۔ آپ قد وقامت اور شکل وصورت میں بھی حسین وجمیل تھے گویا حسن سیرت، حسن صورت کا سنگم تھے، ہنس مکھ چہرہ، کشادہ پیشانی، گورا رنگ، اور شیریں کلامی سے ہر شخص متاثر ہوتا اور پھر حضور تاج الشریعہ کا داماد مکرم ہونے کے باوجود، تواضع انکساری، بزرگوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، مہمانوں کی مہمان نوازی، اجنبی لوگوں سے بھی خوش اخلاقی اور کشادہ ظرفی سے بات چیت اور انکی طرف سے نامنا سب حرکت پر صبر وتحمل اور بردباری آپکی کی عظمت میں اور اضافہ کردیتی۔

میں نے بارہا دیکھا کہ جماعتی اختلاف وانتشار کی شدت کے زمانے میں بھی وہ میانہ روی اور اعتدال پسندی کا مظاھرہ کرتے، بلکہ نجی مجلسوں میں بھی اختلافی گفتگو اور مخالف کا تذکرہ کرنے میں شدت پسندی اور سخت کلامی سے پرہیز کرتے۔ بہت سے مواقع پر علمی مسائل اور دیگر معاملات میں لمبی لمبی گفتگو ان کے ساتھ ہوئی بلکہ کئی جلسوں میں انکے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہنے کا اتفاق ہوا میں نے ہر جگہ انکو محتاط، باوقار، بلند اخلاق اور عالم باعمل پایا اور دوران گفتگو یہ محسوس کیا کہ وہ بہت ذہین وفطین، وسیع المطالعہ، حاضر جواب، بالغ نظر، اور پر لطف وپرمزاح شخصیت کے مالک ہیں مگر افسوس گلشن تاج الشریعہ کا وہ مہکتا ہوا پھول جسکی خوشبو سے ہم لوگوں کی مشام جاں معطر ہورہی تھی، فکر وفن کا وہ مہر منیر جسکی روشنی سے طالبان علوم نبویہ کے دل روشن ہورہے تھے۔ شعور وآگہی کا وہ سرچشمہ جس سے تشنگان علوم اپنی پیاس بجھاتے رہے، ہدایت وتقوی کا وہ بلند مینار جسکو دیکھکر گم گشتگان راہ اپنی منزل کا تعین کرتے، علم وحکمت کا وہ خورشید کامل جسکے آگے اچھے اچھوں کی نگاہیں خیرہ ہوجاتیں ۱۵ ررمضان المبارک ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱ رجون ۲۰۱۷ء بروز اتوار تقریبا ۱۲ بجے دن میں سب کو روتا بلکتا چھوڑ کر ہمیشہ ہمیش کے لئے غروب ہوگیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون .

ابر رحمت انکے مرقد پر گہر باری کرے　　　حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے۔